International Journal of Applied Research 2017; 3(12): 368-369

ISSN Print: 2394-7500
ISSN Online: 2394-5869
Impact Factor: 5.2
IJAR 2017; 3(12): 368-369
www.allresearchjournal.com
Received: 24-10-2017
Accepted: 25-11-2017

Pushpendra Kumar Nim
Ph.D. Research Scholar, Dept. of Urdu University of Delhi, Delhi, India

Correspondence
Pushpendra Kumar Nim
Ph.D. Research Scholar, Dept. of Urdu University of Delhi, Delhi, India

پریم چند کے افسا نوں میں نچلے طبقے کے مسائل

Pushpendra Kumar Nim

Introduction

افسا نہ کے لغوی معنی جھو ٹی بات، سر گذشت، قصہ ،کہا نی، داستان وغیرہ کے ہیں ۔کہانی اور انسان کا رشتہ جنم جنم سے ہے گویا جب سے انسان وجود میں آیا کہانی نے بھی اپنا سفر وہیں سے شروع کیا۔ اس طرح قصہ گو ئی کو دنیا کے سب سے قدیم فن کا نام دیا جا سکتا ہے۔ ابتدا سے آ ج تک قصے کی مختلف شکلیں وجود میں آئی ہیں جن میں تمثیل، داستان،ناول افسا نہ حتی کہ مثنویاں اور منظوم داستانیں بھی شا مل ہیں۔ بحیثیت مجمو عی قصے کی ان اقسام کو افسانوی ادب کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اس کے لیے Fiction کا لفظ استعمال کیا جا تا ہے۔لفظ فکشن اپنے اندر کا فی وسعت رکھتا ہے اور مختلف ناقدین نے اپنے اپنے طور پر اس کی تعریف اور توضیح کی ہے۔

منشی پریم چند اردو میں مختصر افسا نہ کے بنیاد گزار ہیں۔ انہوں نے بھی جستہ جستہ اپنے مضامین میں مختصر افسانہ کے فن پر رو شنی ڈا لنے کی کوشش کی ہے۔ان کا خیال ہے کہ:

’’یہاں تو اختصار ہی انتہائے کمال ہے۔مختصر افسا نہ دھر پد کی وہ تان ہے جس میں فن کار محفل شروع ہوتے ہی اپنی تمام صلاحتیں دکھا دیتا ہے۔ ذرا اس دیر میں دل کو اس لطیف انداز سے اور اتنا مشہور کردیتا ہے کہ جتنا رات بھر گانا سننے سے بھی نہیں ہو سکتا‘‘

[ساہتیہ کا دیش۔ص۳۸]

منٹو کے مطابق:

’’ایک تاثر خواہ وہ کسی کا ہو، اپنے اوپر مسلط کر کے اس انداز سے بیان کردینا کہ وہ سننے والے پر وہی اثر پیدا کرے، یہ افسانہ ہے۔‘‘

(نقوش سمپوزیم،محمد طفیل، افسا نہ نمبر،ص۴۶۸)

اردو افسا نوں کے ابتدا ئی نقوش ہما ری داستانوں میں تلاش کیے جا سکتے ہیں۔ یہ داستانیں قصہ در قصہ پلاٹ کی حامل ہوا کرتی تھیں اور ان کے مختلف قصہ اپنی اپنی جگہ اس قدر مکمل ہیں کہ ان پر مختصر افسا نہ کا گمان ہو تا ہے۔ ان قصوں میں کردار بھی ہیں اور منظر نگاری کا حق بھی ادا کیا گیاہے۔ظا ہر بات ہے کہ قصوں کی یہ صورت مختصر افسا نوں جیسی تو نہیں لیکن ان کے قریب ترین ضرور ہے۔ پریم چند اردو افسا نے کی تاریخ میں اتنے اہم مقام کے مالک ہیں کہ ان کا نام علیحدہ کرنے کے لینے پر اردو افسا نہ نگاری کی روایت سے واقفیت حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے افسانوں کو تاریخ وار سامنے رکھ کر با قاعدہ اردو افسا نے کی تاریخ ،ترتیب دی جا سکتی ہے۔وہ نہ صرف اردو افسا نے کے بانیوں میں ہیں بلکہ انہوں نے اردو افسا نے کو اس مقام تک پہنچا یا ہے جو ادبی سفر میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور آج بھی اردو افسا نے ان کی نشاندہی اور روا یت پر چل کر نئی را ہوں کا متلاشی ہے۔ان کی ادبی عظمت کا راز اس حقیقت میں پو شیدہ ہے کہ انہوں نے شعوری طور پر ادب کے ذریعے سے عوام کے مسائل سمجھنے کی کوشش میں انسان دوستی کی طرف قدم اٹھایا۔ پریم چندنے یو پی کے دیہاتوں کو انتہائی قریب سے دیکھا تھا۔ ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ ان دیہاتوں میں گزرا تھا۔ یہاں کے مسائل لوگوں کے دکھ درد اور ان کی پریشا نیوں سے پریم چند گہری واقفیت رکھتے تھے۔۱۹۰۷ء میں ان کے افسا نوں کا پہلا مجمو عہ’’ سوزِ وطن‘‘ منظر عام پر آ یا۔یہ اردو کے افسانوی ادب میں ایک نئے انداز کا تعارف تھا۔حب الوطنی کے جذبات پر مبنی’ سوزِ وطن‘ کے افسا نوں کی زبا ن بے شک روا یتی، داستانوی طرز بیان کی یاد دلا تی ہے لیکن جذبات واحساسات نئے ہیں۔’بڑے گھر کی بیٹی‘ ،نمک کا داروغہ، بوڑھی کاکی، عید گاہ، پنچایت، حج اکبری،نئی بیوی،نجات، شطرنج کی بازی اور کفن جیسے افسا نے اردو کے افسا نوی ادب کا گراں قدر سرمایہ ہیں۔ ان افسا نوں کے موضو عات مختلف ہیں۔ کیو نکہ یہ سماج کے الگ الگ مسائل پر لکھے گئے ہیں۔ ان مسائل کی پیش کش اس قدر فطری اور حقیقی ہے کہ پریم چند کے گہرے سماجی شعور کا قائل ہو نا پڑتا ہے۔ کردار نگاری میں پریم چند نے فنی ریاضت کا ثبوت دیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی کبھی ان کا اصلا حی نقطۂ نظر ان کرداروں کی فطری نشوو نما میں رکاوٹ بنتا ہے۔ لیکن افسانے کے فن پر پریم چند کی گرفت اس کمی کی جانب قاری کو متوجہ نہیں ہو نے دیتی۔ آخری دور کے افسانوں میں انہوں نے اپنی مثا لیت پسندی پر قابو پالیا تھا اور سماجی مسائل کے تئیں ان کا رویہ زیادہ حقیقت پسندا نہ ہو گیا تھا۔’’کفن‘‘ ان کا آ خری اہم افسا نہ ہے جس میں کردار نگاری عروج پر ہے۔ یہ افسا نہ اردو افسا نے کا وہ نقطۂ عروج ہے جو پریم چند جیسے عظیم افسا نہ نگار سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

پریم چند نے اپنی افسا نہ نگاری کی ابتدا وطن پرستی سے کی۔ سوز وطن میں شا مل زیادہ تر افسا نے اسی مزاج اور موضوع کے تھے۔ جس میں وطن پر قربان ہو نے اور غلا می سے نجات پانے کے جذبات و خیالات تھے۔ اسی وجہ سے انگریز حکو مت نے اسے ضبط کر لیا۔لیکن اس واقعے نے پریم چند کے وطن پرستا نہ جذ بات کو مزید مہمیز کیا اور وہ نام بدل کرافسا نے لکھنے لگے۔ بعد میں سر کاری ملا زمت سے استعفیٰ دے دیا۔

پریم چند سے قبل اردو افسا نے کے نقوش انتہائی دھندلے ہیں۔ افسا نہ بحیثیت صنف ادب پریم چند کی دین ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے اردو کے افسا نوی ادب کا رشتہ زمین سے جو ڑا اور ہندوستان کی دیہی زندگی کے مسائل کو افسا نوں کا مو ضوع بنایا۔ وہ افسا نوی ادب جو محض بادشا ہوں، شہزادوں اور ما فوق الفطرت عناصر اور جادوگروں وغیرہ کے بیان تک محدود تھا،اس میں پہلی بار گا ؤں کے مسائل، عام انسانوں کے دکھ درد، غم اور خوشی کے منظر بھی دیکھنے کو ملے۔ پوس کی رات ہو یا بو ڑھی کاکی، پنچا یت ہو یا عید گاہ، نمک کا دارو غہ۔ پریم چند نے کسی نہ کسی سماجی مسائل کو اپنے افسا نوں کا مو ضوع بنایا۔ انہوں نے اردو کے افسا نوی ادب کو صحیح معنوں میں نہ صرف عکس حیات بلکہ تنقید حیات کے درجے پر پہنچا دیا۔

کفن'' پریم چند کا شا ہکار افسا نہ کہا جاتا ہے۔مسلسل بھوک، استحصال '' اور سماجی جبر انسان سے کس طرح بنیادی اوصاف چھین لیتا ہے۔ اس کی عکاسی پریم چند کے اس افسا نے میں کی گئی ہے جس میں ما دھو اور گھیسو صرف اس لیے دم توڑتی ہوئی بدھیا کے پاس نہیں جاتے کہ ایک اگر گیا تو دوسرا ان کے آ لو ؤں کو کھا جائے گا۔جو وہ کھیت سے چرالائے تھے۔بدھیا کے مرنے کے بعد ہاتھ آ ئے کفن کے پیسوں کو بھی وہ شراب کی نذر کردیتے ہیں اور پھرتا ویلوں سے اپنے ضمیر کی آ واز دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے مکا رانہ طرز عمل خوش اور مطمئن ہیں کیو نکہ وہ ان کسانوں سے تو بہتر ہیں جو جی توڑ محنت کرتے ہیں اور دوسرے اس کا فائدہ اٹھا تے ہیں اور وہ بے چارے اپنی سادہ لوحی کے باعث ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں۔ پریم چندنے اپنی پوری زندگی میں سماج کے جونچلے طبقے کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل تھے ان کو اپنے افسا نوں کا موضوع بنایا۔کفن میں تو پریم چند نے مانو با لکل کوئی سچی تصویر سامنے لادی ہو۔ یہ مسائل جب سے لے کر اب تک چلتے ہی آ رہے ہیں ۔افسا نوں سے سماج کو پتا پڑتا ہے کہ کیا کیا مسائل لوگوں کے ملک میں ہیں اگر کہیں کہ افسا نے سماج کا ایک آئینہ ہے جو پریم چند نے اس وقت دکھایا۔